OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

پاکستانی معاشرے میں صنفی تشدد: ضلع ملتان کے سماجی و ثقافتی عوامل کا سروے پر مبنی تجزیاتی مطالعہ

Gender-Based Violence in Pakistani Society: A Survey-Based Analytical Study of Socio-Cultural Factors in District Multan

Mavera Kiran

Lecturer, Royal Institute of Medical Sciences (RIMS), Multan, Pakistan

Prof. Dr. Abdul Quddus Suhaib

Director, Islamic Research Centre, Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan

Abstract

This study explores the prevalence, causes, and socio-cultural dynamics of gender-based violence (GBV) in Pakistani society, with a particular focus on District Multan. Using a mixed-method approach, data were collected from diverse demographic groups through surveys, interviews, and focus group discussions. The research examines the patterns of physical, emotional, economic, and psychological abuse, identifying key factors such as patriarchal norms, lack of legal awareness, poverty, and insufficient institutional support systems. Findings indicate that GBV in Multan is deeply rooted in traditional gender roles, socio-economic inequalities, and cultural perceptions that normalize violence against women. The study also highlights the challenges faced by victims in accessing justice, including fear of social stigma, inadequate law enforcement, and weak implementation of protective legislation.

Recommendations include community-based awareness campaigns, gender-sensitive training for law enforcement agencies, strengthening legal protections, and promoting women's empowerment initiatives. This research aims to contribute to the academic discourse on GBV in Pakistan and provide practical insights for policymakers, NGOs, and community leaders to develop effective intervention strategies.

Keywords: Gender-Based Violence, Pakistani Society, District Multan, Patriarchy, Women's Rights, Social Norms, Legal Awareness, Violence Against Women, Empowerment, Justice System

تمہید

صنفی تشدد ایک سنگین سماجی مسئلہ ہے جو جغرافیائی، ثقافتی اور معاشی حدود سے ماوراء ہے، تاہم اس کی شدت اور صورتیں مقامی سماجی و ثقافتی حالات کے مطابق مختلف ہوتی ہیں۔ پاکستان میں، بالخصوص ضلع ملتان جیسے علاقوں میں، صنفی تشدد گہرے پدرشاہی ڈھانچوں، سخت صنفی اقدار اور سماجی و معاشی ناہمواریوں کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ یہ تشدد جسمانی، نفسیاتی، جنسی اور معاشی استحصال کی مختلف شکلوں پر مشتمل ہوتا ہے اور زیادہ تر خواتین اور بچیوں کو اس کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اگرچہ آئینی تحفظات اور قانون سازی موجود ہے، مگر سماجی رویے، قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کمزور عملداری اور سماجی بدنامی کا خوف اس مسئلے کے خاتمے میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ ضلع ملتان میں صنفی تشدد کے مخصوص عوامل کو سمجھنا اس لیے ضروری ہے کہ یہ مقامی ثقافتی رجحانات، ادارہ جاتی کمزوریاں اور کمیونٹی کے رویے واضح کرتا ہے جو اس مسئلے کو برقرار رکھتے ہیں۔ یہ تحقیق ایک جامع سروے کے ذریعے ان عوامل کا جائزہ لینے کی کوشش کرتی ہے تاکہ ایسے عملی اقدامات تجویز کیے جا سکیں جو پالیسی میں اصلاحات، کمیونٹی بیداری اور خواتین کے بااختیار بنانے میں مددگار ثابت ہوں۔

اس مقالہ کے لیے جو سروے کیا اس کی تفصیل گراف کی صورت میں یہاں مذکور ہے۔

ہمارے سروے میں عمر کے اعتبار سے تین قسم کے لوگ شامل تھے:

15 سے 25 سال کے لوگ

25 سے 35 سال کے لوگ

35 سے 45 سال کے لوگ

جن میں سے

15 سے 25 سالہ لوگوں کی تعداد 18٪ تھی

25 سے 35 سالہ لوگوں کی تعداد 49٪ تھی

اور 35 سے 45 سالہ لوگوں کی تعداد 33٪ تھی

اسی طرح ہمارے سروے میں تعلیمی اعتبار سے پانچ قسم کے لوگ شامل تھے:

- میٹرک پاس
- انٹر میڈیٹ پاس
- گریجوئٹ
- ماسٹر ڈگری ہولڈر
- ایم فل یا پی ایچ ڈی ڈگری ہولڈر

ان میں سے میٹرک والوں کی تعداد ٪ 20 تھی اور انٹر میڈیٹ پاس لوگوں کی تعداد بھی ٪20 تھی اور گریجویشن کیے ہوئے لوگوں کی تعداد ٪20 تھی جبکہ ماسٹر کیے ہوئے لوگوں کی تعداد 40 فیصد رہی اور ایم فل اور پی ایچ ڈے سکالرز کی تعداد 25 فیصد تھی۔ ہمارے سروے کا ایک اہم حصہ اس بات پر مشتمل تھا کہ لوگ صنفی تشدد سے پہلے کس قدر آگاہ تھے اس میں تین طرح کے جواب ہمارے سامنے آئے۔ کچھ لوگوں نے کہا اچھی طرح ہم اس سے پہلے آگاہ تھے، کچھ نے کہا کسی حد تک آگاہ تھے اور کچھ لوگوں نے کہا ہم بالکل بھی اس سے آگاہ نہیں تھے۔ جنہوں نے کہا ہم اچھی طرح پہلے آگاہ تھے وہ 40 فیصد تھے جنہوں نے کہا کسی حد تک آگاہ تھے وہ 50 فیصد تھے اور تین فیصد وہ لوگ تھے جو بالکل آگاہ نہیں تھے۔ جب ہم نے سوال کیا کہ صنفی تشدد کے متاثرین میں زیادہ تر کون متاثر ہوتے ہیں تو ہمیں جواب ملا کہ 78 فیصد خواتین متاثر ہوتی ہیں، 2 فیصد مرد متاثر ہوتے ہیں اور 20 فیصد دونوں متاثر ہوتے ہیں جس سے ہمارا فرضیہ تحقیق زیادہ مضبوط ہوا کہ ہمارے معاشرے میں خواتین ہی صنفی تشدد سے زیادہ متاثر ہو رہی ہیں خواتین کے ساتھ ہی صنفی تشدد کا رویہ اپنایا جارہا ہے صنفی تشدد کے خاتمے کے لیے اس تحقیق کے آخر میں تجاویز پیش کی جائیں گی۔

ہمارے معاشرے میں سماجی روایات کیا صنفی تشدد کو بڑھا رہی ہیں جب اس بارے میں سوال کیا گیا تو جواب میں 70 فیصد لوگوں نے یہ کہا سماجی روایات ہی صنفی تشدد کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے کیونکہ ہمارے معاشرے میں سماجی روایات اسلامی روایات سے بالکل مختلف ہیں بلکہ کچھ جہالت اور دقیانوسی پر مختلف روایات مرد اور عورت کے درمیان بہت بڑے خلل کو پیدا کر رہے ہیں اس لیے یہاں عورتوں پر تشدد ہو رہا ہے

جب سوال کیا گیا آپ کے خیال میں صنفی تشدد ایک عالمی مسئلہ ہے یا علاقائی مسئلہ ہے؟

جو جواب ملا وہ بڑا دلچسپ ہے کہ صنفی تشدد ایک عالمی مسئلہ ہے علاقائی مسئلہ نہیں ہے جب کہ ہمارے خیال میں تو یہ علاقائی مسئلہ ہے جبکہ لوگوں کی رائے کے مطابق 80 فیصد عالمی مسئلہ ہے اور 15 سے 20 فیصد علاقائی مسئلہ ہے بہر حال تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ صنفی تشدد ایک عالمی مسئلہ بھی ہے اور کچھ علاقائی رسم ورواج اور مسائل پر یہ علاقائی مسئلہ بھی ہے

اس سوال کے جواب میں کہ معاشرتی دباؤ اور روایات صنفی تشدد کو فروغ دیتی ہیں 80 فیصد افراد کی رائے یہ ہے کہ ہاں معاشرتی روایات اور دباؤ صنفی تشدد کو فروغ دیتی ہیں صنفی تشدد کے واقعات کی رپورٹ کے حوالے سے سوال کے جواب میں یہ بات سامنے آئی کہ کبھی کبھار یہ واقعات درج ہوتے ہیں زیادہ تر لوگ ان واقعات کو رپورٹ نہیں کرتے اس سروے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ صنفی تشدد کے واقعات کی رپورٹنگ کا رجحان 50 فیصد سے زائد نہیں ہے پچاس فیصد کے علاوہ اکثریت ایسی

ہے جو صنفی تشدد برداشت کرتی ہے رپورٹ نہیں کرتی، اکثریت نے یہ جواب دیا کہ قوانین اور قانون نافذ کرنے والے ادارے صنفی تشدد کو کم نہیں کر سکے صرف 31 فیصد لوگوں نے کہا کسی حد تک کم کر سکیں ہیں چلو یہ بھی خوش آئین بات ہے کہ 30 فیصد لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قانون نافذ کرنے ادارے اور پاکستان میں صنفی تشدد کے قوانین میں 30 فیصد کامیابی ہوئی ہے

پاکستان میں خاندانی نظام صنفی تشدد کو کس حد تک متاثر کرتا ہے اس سوال کے جواب میں بڑی عجیب بات سامنے آئی 60 فیصد لوگوں نے کہا کہ خاندانی نظام صنفی تشدد کو بڑھاتا ہے جبکہ اسلام کا خاندانی نظام تو تشدد کو روکتا ہے، اسلام تو خاندان کو محبت کا ذریعہ قرار دیتا ہے اس سوال کے جواب میں جو صورتحال سامنے آئی ہے وہ بڑی غور طلب ہے کہ خاندانی نظام کو اتنا بہتر بنایا جائے کہ وہ صنفی تشدد کو بڑھانے کی بجائے کم کریں معاشیات انسان کی بنیاد ہے جب اس حوالے سے سوالات کیے گئے کہ مالی کمزوری اور غربت صنفی تشدد میں اضافے کا باعث بنتا ہے تو جواب میں 77 فیصد لوگوں نے جواب دیا کہ واقعی معاشی کمزوری اور غربت صنفی بنیاد پر تشدد کا باعث بنتے ہیں اور یہ ایک حقیقت بھی ہے یہ چیز واضح ہوئی کہ معاشی کمزوری اور غربت صنفی تشدد کا ایک بڑا ذریعہ ہے اس لیے معاشرے میں اس کو کم کرنے کی کوشش کی جائے اور خواتین کا مردوں پر مکمل معاشی انحصار بھی صنفی تشدد کا ایک سبب ہے اگر خواتین خود معاشی طور پر خود کفالت آجائے اور مردوں پر انحصار کم ہو جائے اس سے صنفی تشدد میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ تعلیم اور جہالت پر سوال کیا تو اس کے جواب میں لوگوں کی یہ رائے ہے کہ تعلیم میں کمی صنفی تشدد کا ایک بڑا سبب ہے تعلیم کے ساتھ تربیت کا نظام بہتر ہو جائے اور بچوں کو تعلیم اداروں میں اس بات کی پوری تعلیم اور آگاہی اور تربیت کروائی جائے کہ کسی بھی صنفی پر تشدد کرنا انسانی حقوق کی بنیادی خلاف ورزی ہے، چاہے وہ مرد کرے یا عورت کرے لڑکا کرے یا لڑکی کرے دنیا کے مہذب معاشروں میں اس کی اجازت نہیں ہے کوئی بھی مذہب صنفی تشدد کی اجازت نہیں دیتا۔

یہ سوال بڑا اہم اور دلچسپ ہے کہ کونسا شعبہ صنفی تشدد کے خلاف سب سے موثر کردار ادا کرتا ہے اس کے جواب میں سب سے زیادہ لوگوں نے زور تعلیمی اداروں پھر حکومت پھر مذہبی اداروں پر زور دیا ہے۔ عوام کی توقع ہے کہ تعلیم وتربیت کے ذریعے معاشرے کو بہتر بنایا جاسکتا ہے تعلیم کے ذریعے صنفی تشدد کے رجحان کو کم کیا جاسکتا ہے دوسرا بڑا اہم کردار حکومت کا ہے کہ حکومت قانون سازی کے ذریعے صنفی تشدد پر موثر کنٹرول کر سکتی ہے، یہ بات سروے کے نتیجے میں سامنے آئی ہے کہ صنفی بنیاد پر تشدد میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ گزشتہ چند سالوں میں اس میں اضافہ ہوا ہے 14 پاکستانی معاشرے میں صنفی امتیاز بڑھتا جا رہا ہے، ہم اسی کو اپنی تحقیق میں لا کر اس بات پر توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ معاشرے کے اندر صنفی امتیاز کو کم کرنے کی کوشش کی جائے، خاتون پر شوہر کی طرف سے یا بیوی پر شوہر کی طرف سے ہونے والے صنفی تشدد کے بارے میں زیادہ تر لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اس معاملے میں خاندان سے مدد لی جائے تو زیادہ بہتر ہے اور اس کا مستقل حل ہو سکتا ہے اور 40 فیصد لوگوں کی رائے ہے کہ قانونی چارہ جوئی کے ذریعے صنفی تشدد کو روکا جاسکتا ہے تو ہماری رائے میں دونوں چیزیں مل کر ہی تشدد کو روک سکتی ہیں خاندان کی شمولیت کے ساتھ اور قانونی چارہ جوئی کے ذریعے روکا جاسکتا ہے 57 فیصد لوگوں کی رائے یہ ہے کہ سوشل میڈیا صنفی تشدد میں اضافے کا باعث بن رہا ہے اس کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان جھگڑے بھی ہو رہے ہیں اور سوشل میڈیا کے اوپر کچھ ایپلیکیشن سے تشدد میں اضافہ ہو رہا ہے اور 35 فیصد نے کہا ہے کہ نہیں ہے اور دوسری طرف جہاں سوشل میڈیا صنفی تشدد میں اضافے کا باعث بن رہا ہے وہاں مثبت طریقے سے میڈیا کا استعمال اس کو کم بھی کر سکتا ہے

صنفی تشدد کی روک تھام کے لیے جو مکمل بحث ہے وہ اگلے باب میں آئے گی اس سروے کے نتیجے میں جو بات سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ صنفی تشدد میں مختلف عوامل شامل ہیں جن میں سماجی، معاشی، تعلیمی اور میڈیا ان تمام عوامل کی بنیاد پر خاندانی زندگی میں صنفی تشدد بڑھ رہا ہے اور خاندانی زندگی سے باہر عورت اور مرد کے جھگڑوں میں اضافے کا باعث یہ ہی عوامل ہیں اس لیے اس کے بارے میں ہم اگلے باب میں اس کی روک تھام اور سدباب کے لیے بحث کریں گے اور آخر میں نتائج تحقیق کے ذریعے اس بات کو ثابت کریں گے۔

age of respond					
		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	15 to 25	18	17.0	18.0	18.0
	25 to 35	49	46.2	49.0	67.0
	35 to 45	33	31.1	33.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

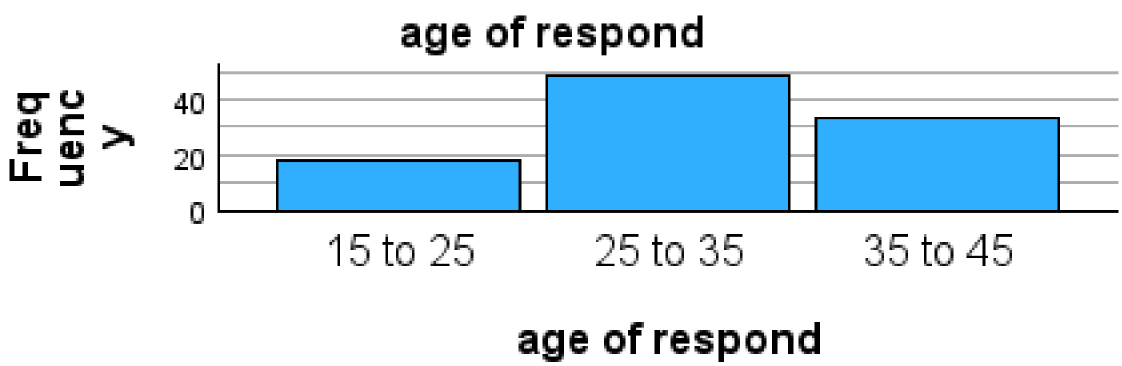

educations of responding

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	Matric	6	5.7	6.0	6.0
	intermidiate	6	5.7	6.0	12.0
	Graduation	17	16.0	17.0	29.0
	Master	45	42.5	45.0	74.0

	mphil Yah phd	26	24.5	26.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

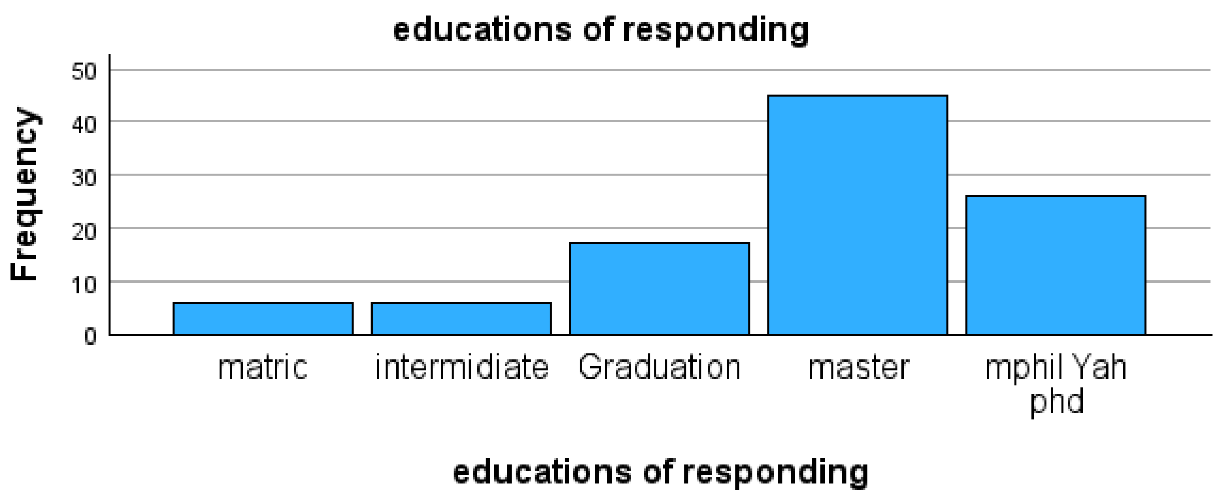

male and female respond

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	male	8	7.5	8.0	8.0
	female	92	86.8	92.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

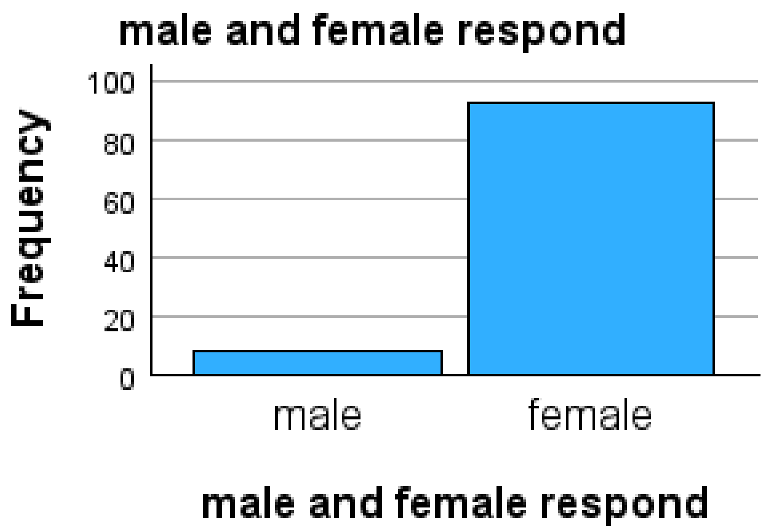

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	اچھی طرح	43	40.6	43.0	43.0
	حد کسی تک	54	50.9	54.0	97.0
	نہیں بلکل	3	2.8	3.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

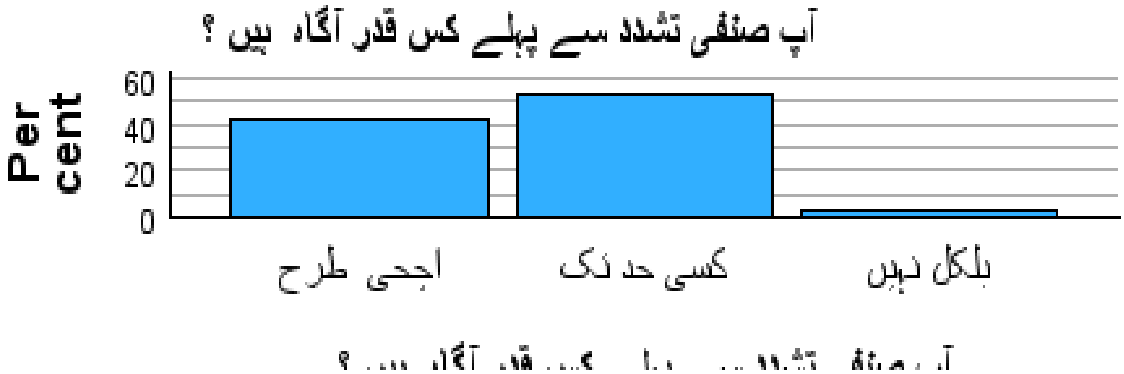

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	ہاں جی	93	87.7	93.0	93.0
	نہیں	1	.9	1.0	94.0
	غیر یقینی	6	5.7	6.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

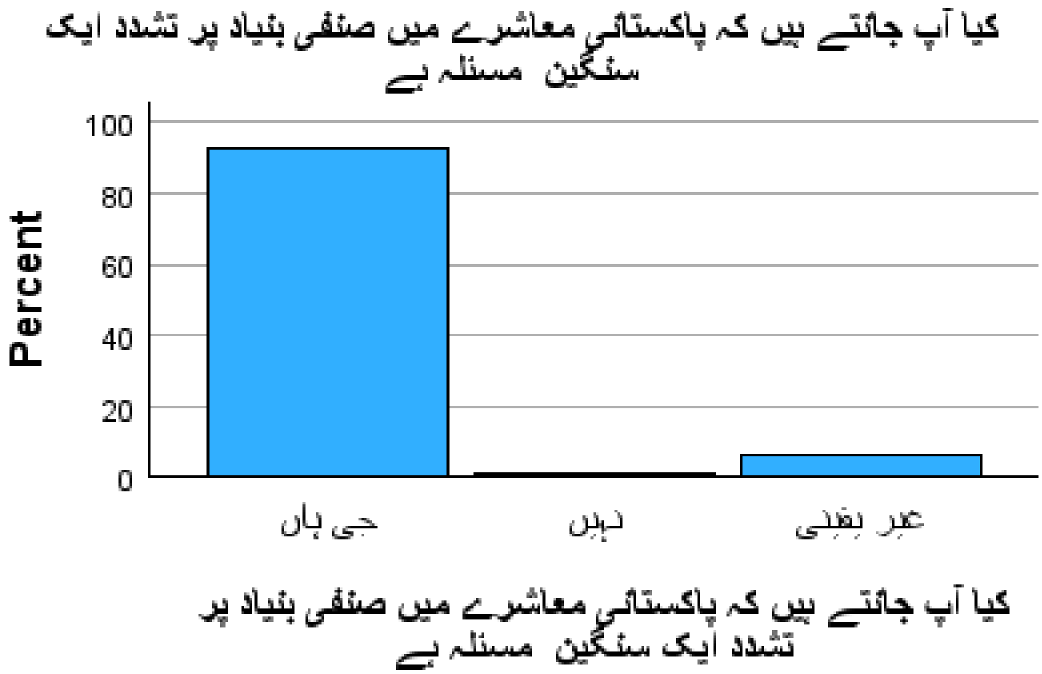

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	عورتیں	82	77.4	82.0	82.0
	مرد	1	.9	1.0	83.0
	دونوں	17	16.0	17.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

.آپ کے خیال میں صنفی بنیاد پر تشدد کے زیادہ تر متاثرین کون ہوتے ہیں ؟

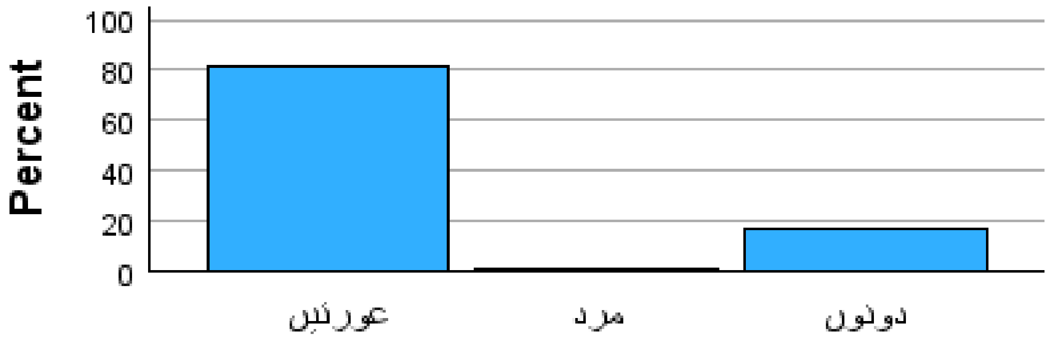

.آپ کے خیال میں صنفی بنیاد پر تشدد کے زیادہ تر متاثری...

ہیں بڑھاتی کو تشدد صنفی روایات سماجی کہ ہیں متفق سے بات س ا آپ کیا

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	متفق	69	65.1	69.0	69.0
	بلکل متفق	21	19.8	21.0	90.0
	غیر متفق	10	9.4	10.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

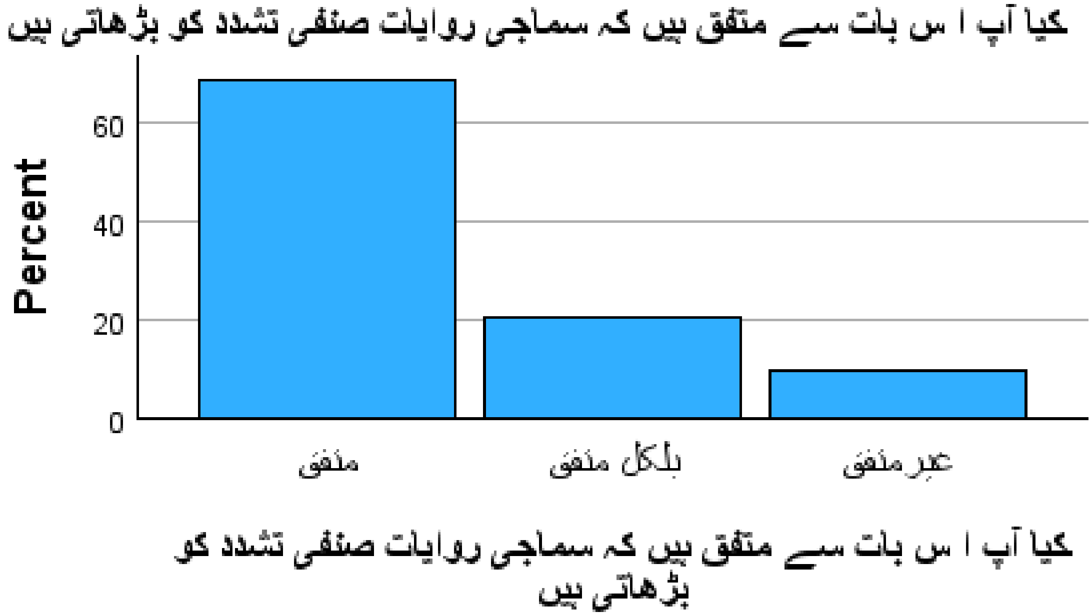

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	عالمی	89	84.0	89.0	89.0
	علاقائی	6	5.7	6.0	95.0
	معلوم نہیں	5	4.7	5.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

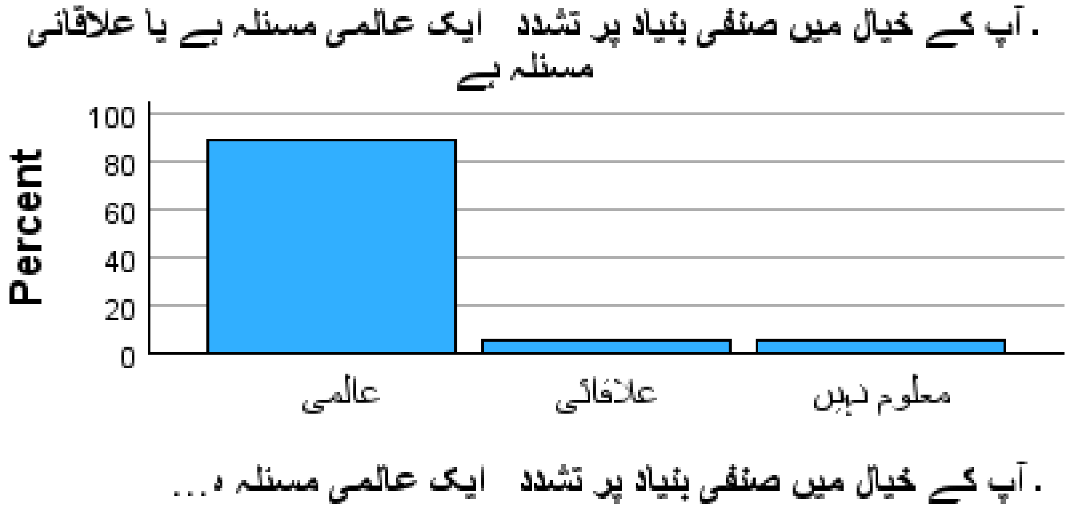

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	ہاں جی	84	79.2	84.0	84.0
	نہیں	4	3.8	4.0	88.0
	غیر یقینی	12	11.3	12.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

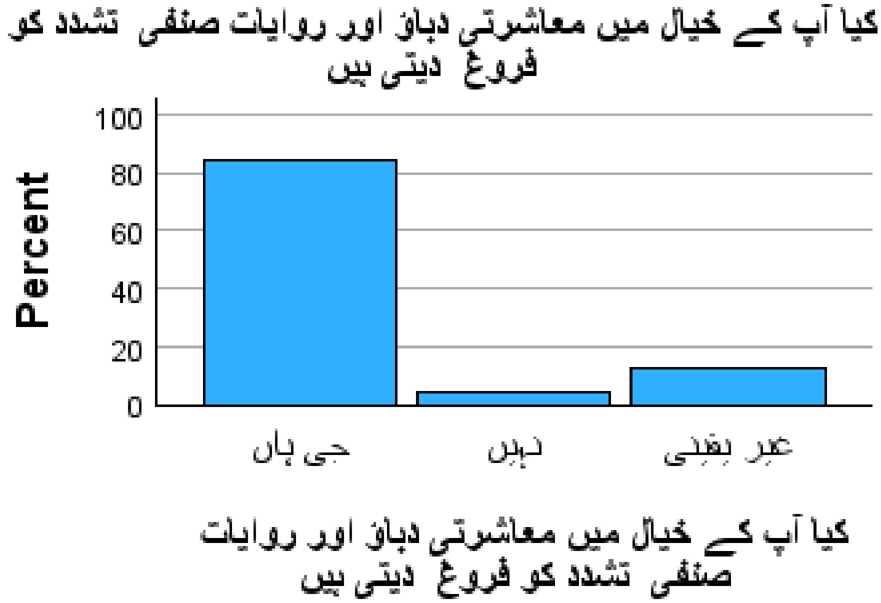

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	اکثر	23	21.7	23.0	23.0
	کبھی کبھار	58	54.7	58.0	81.0
	نہیں	19	17.9	19.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

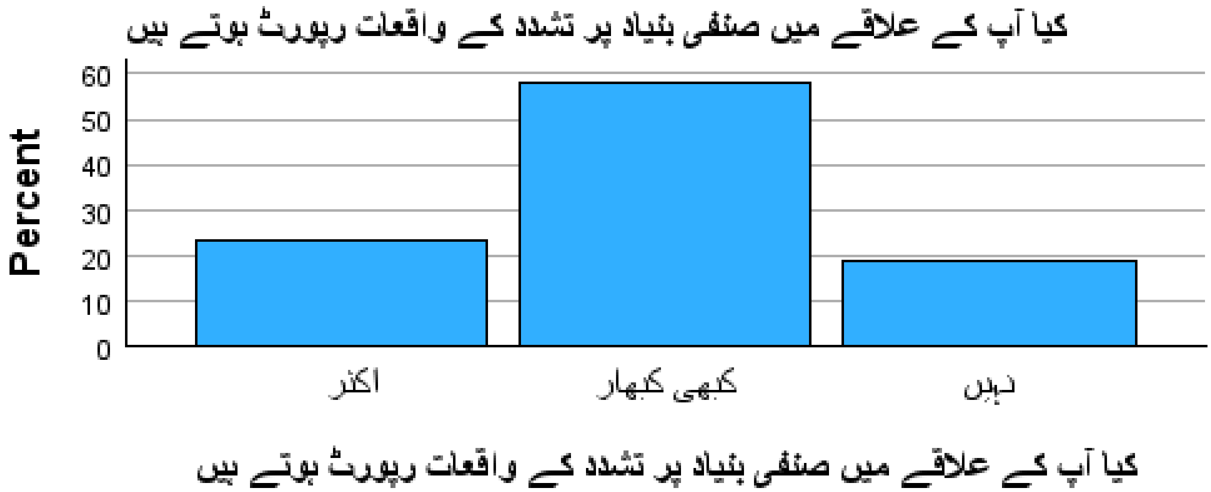

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	کم کرتا ہے	36	34.0	36.0	36.0
	بڑھاتا ہے	60	56.6	60.0	96.0
	بلکل مٹا دیتا ہے	4	3.8	4.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

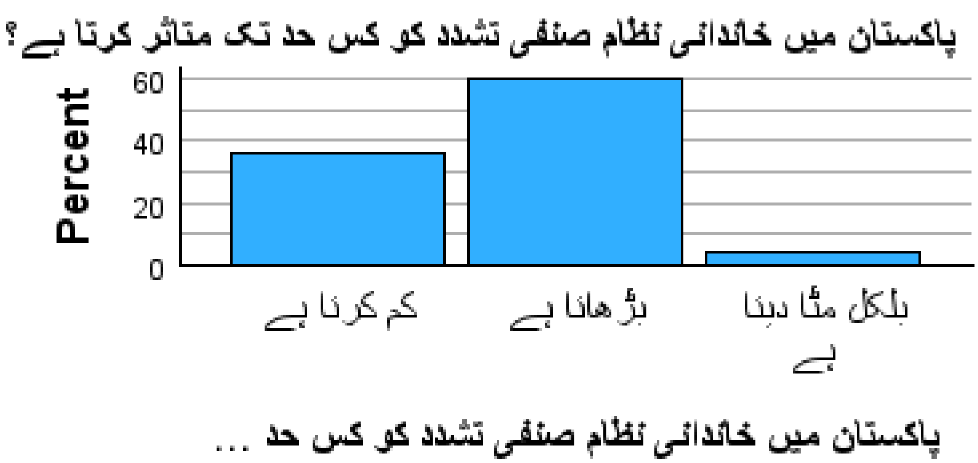

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	بہت زیادہ	77	72.6	77.0	77.0
	کم بہت	20	18.9	20.0	97.0
	نہیں	3	2.8	3.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

کیا مالی کمزوری یا غربت صنفی بنیاد پر تشدد کا باعث بنتی ہے

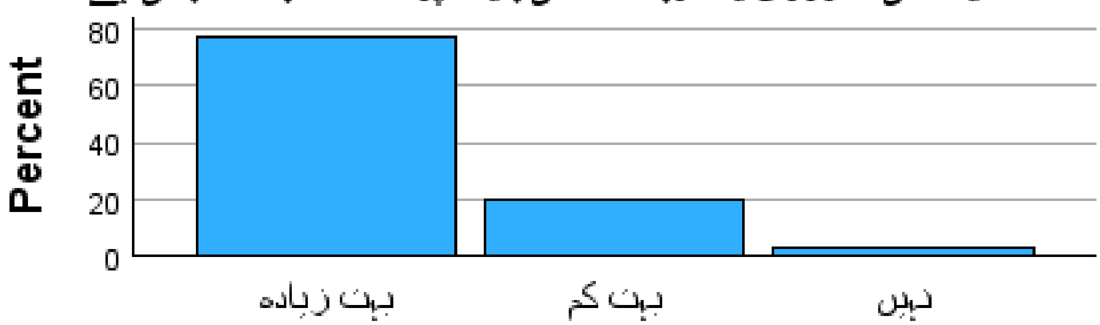

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	ہاں جی	58	54.7	58.0	58.0
	نہیں	9	8.5	9.0	67.0
	حد کچھ تک	33	31.1	33.0	100.0

	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

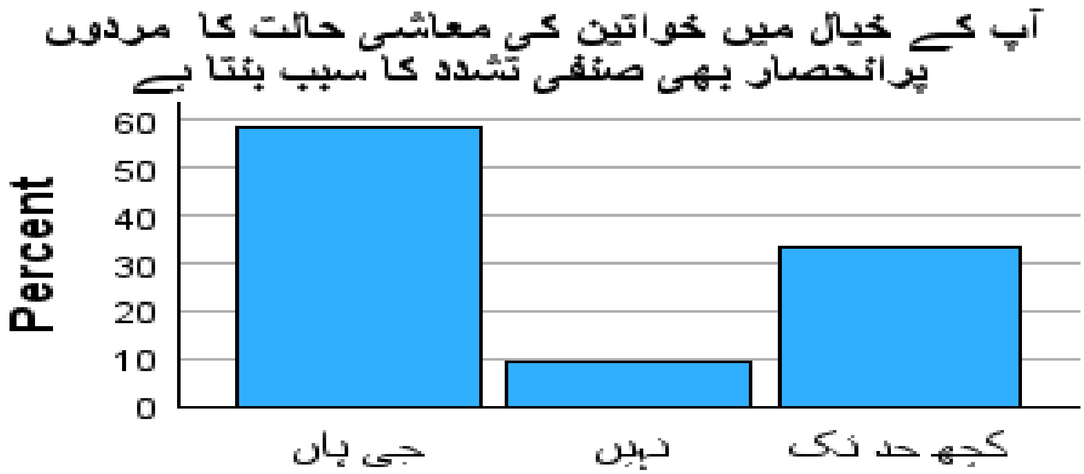

آپ کے خیال میں خواتین کی معاشی حالت کا مردوں پرانحصار بھی صنفی تشدد کا سب...

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	ہاں جی	77	72.6	77.0	77.0
	نہیں	6	5.7	6.0	83.0
	حد کچھ تک	17	16.0	17.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

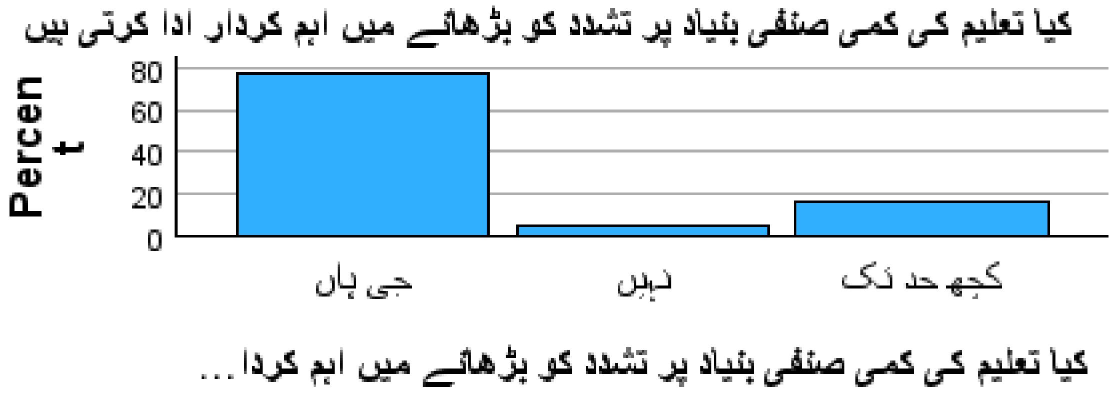

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	ہاں جی	95	89.6	95.0	95.0
	نہیں	4	3.8	4.0	99.0
	غیر یقینی	1	.9	1.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

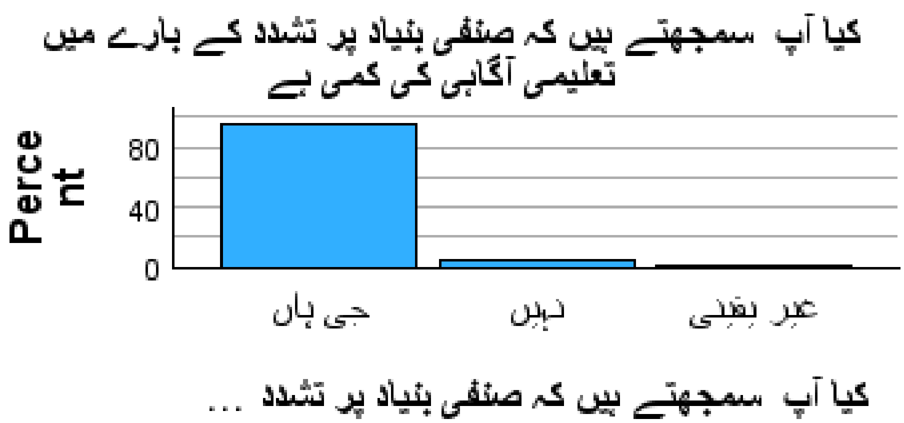

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	جی ہاں	24	22.6	24.0	24.0
	نہیں	46	43.4	46.0	70.0
	غیر یقینی	30	28.3	30.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

کیا آپ کے خیال میں پاکستانی قوانین صنفی تشدد کے خلاف کافی مؤثر ہیں

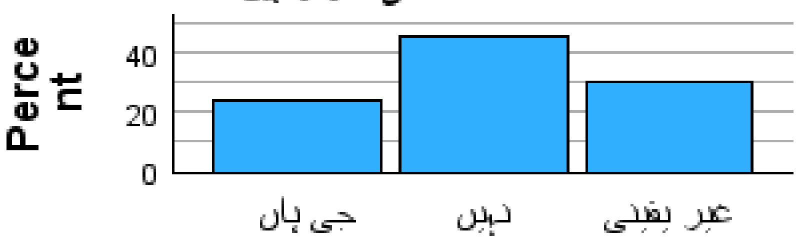

کیا آپ کے خیال میں پاکستانی قوانین ...

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	جی ہاں	10	9.4	10.0	10.0
	نہیں	59	55.7	59.0	69.0
	کسی حد تک	31	29.2	31.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

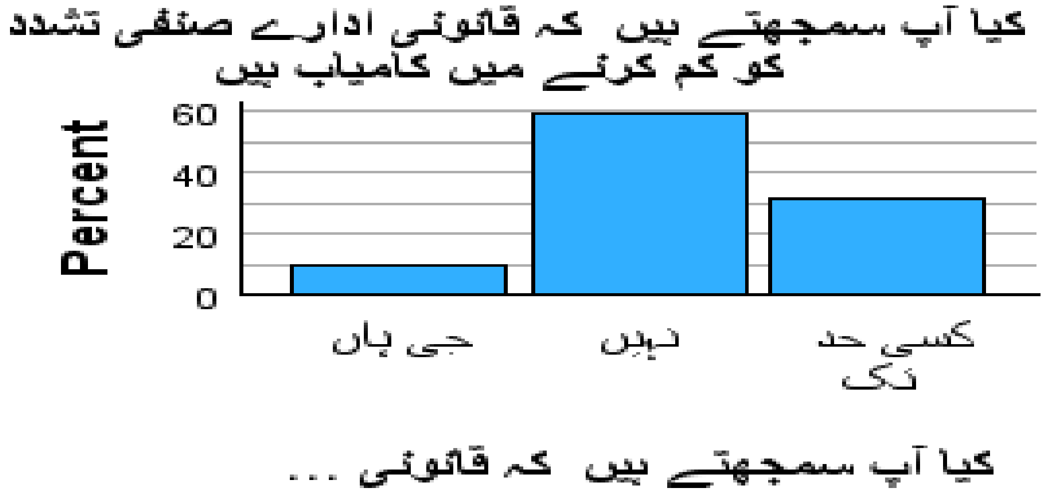

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	حکومت	35	33.0	35.0	35.0
	شعبہ کا تعلیم	36	34.0	36.0	71.0
	ادارے مذہبی	12	11.3	12.0	83.0
	سرکاری غیر تنظیمیں	17	16.0	17.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

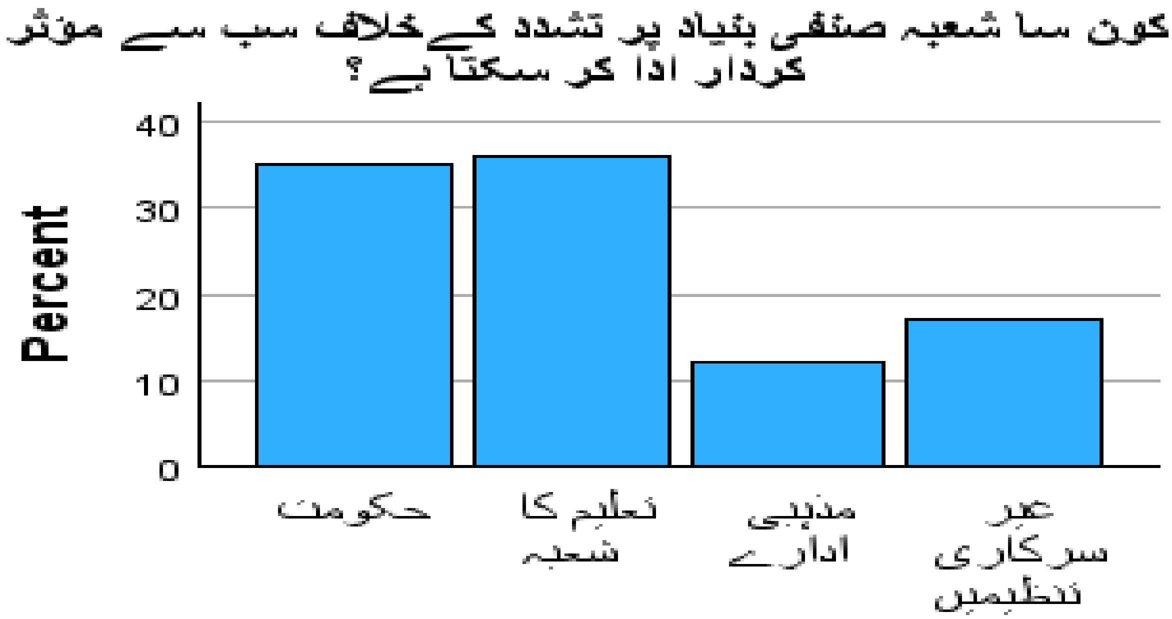

کیا آپ کے خیال میں صنفی بنیاد پر تشدد میں گزشتہ چند سالوں میں اضافہ ہوا ہے

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	ہاں	82	77.4	82.0	82.0
	نہیں	18	17.0	18.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

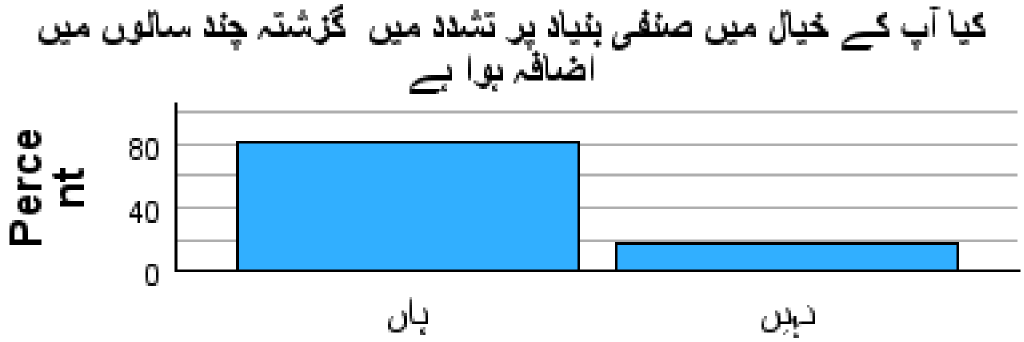

		Frequency	Percent		Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	ہاں جی	58	54.7		58.0	58.0
	نہیں	3	2.8		3.0	61.0
	نہیں معلوم	3	2.8		3.0	64.0
	حد کسی تک	36	34.0		36.0	100.0
	Total	100	94.3		100.0	
Missing	System	6	5.7			
Total		106	100.0			

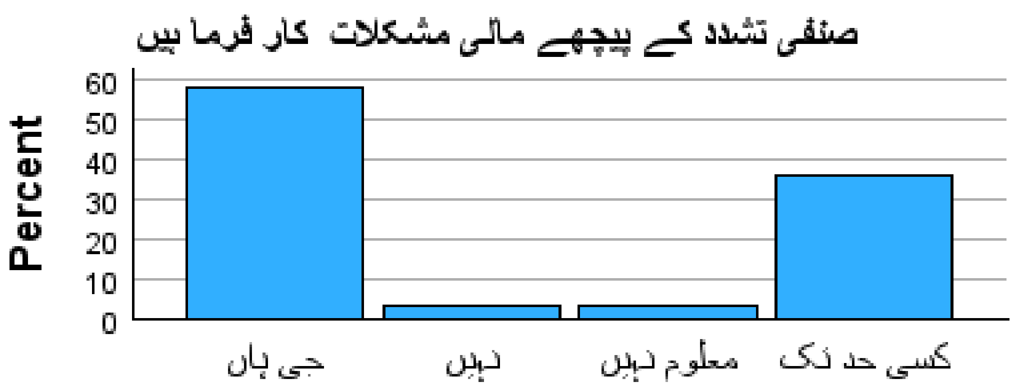

	Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent

Valid	کی تعلیم کمی	30	28.3	30.0	30.0
	مسائل مالی	20	18.9	20.0	50.0
	سماجی روایات	11	10.4	11.0	61.0
	لاقانونیت	24	22.6	24.0	85.0
	تشدد گھریلو	15	14.2	15.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

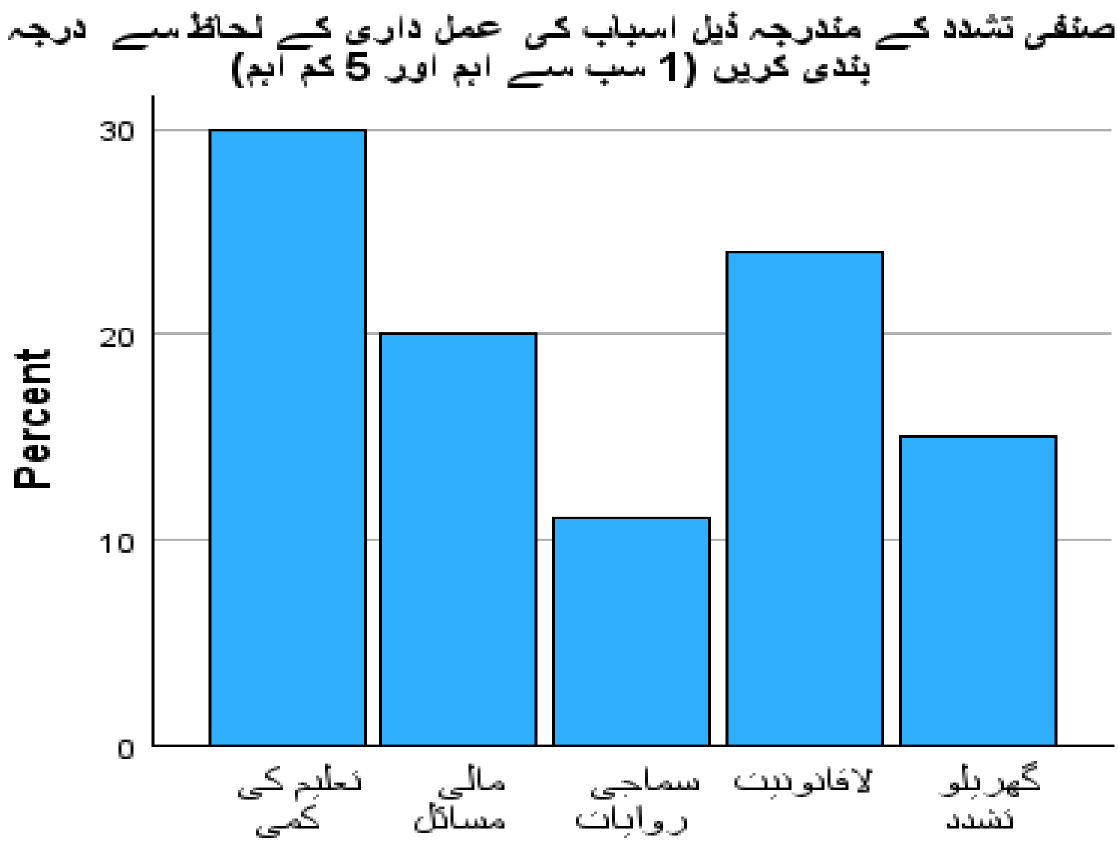

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	ہاں جی	82	77.4	82.0	82.0
	بلکل نہیں	18	17.0	18.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

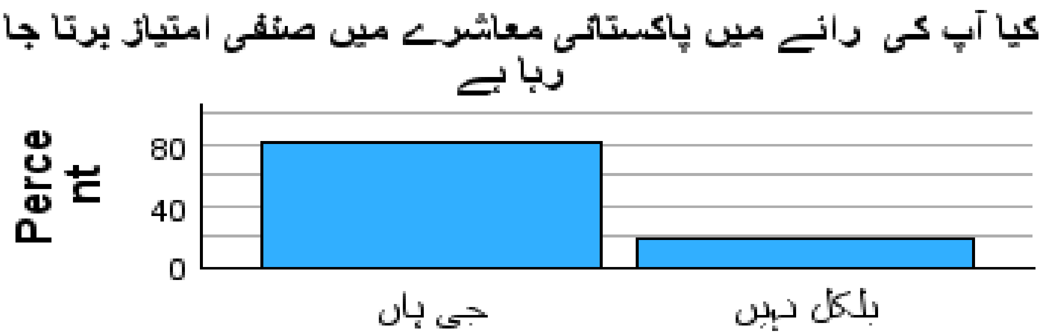

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	ہاں جیئ	71	67.0	71.0	71.0
	نہیں	4	3.8	4.0	75.0
	نہیں معلوم	2	1.9	2.0	77.0
	حد کسی تک	23	21.7	23.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

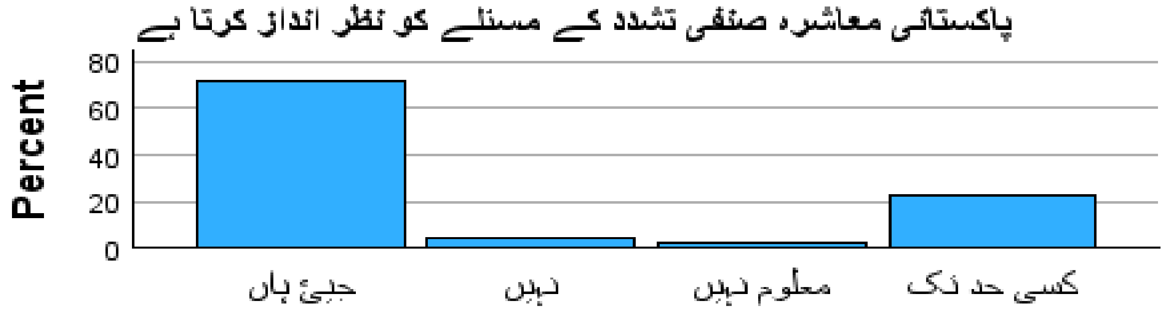

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	خاندان سے مدد	45	42.5	45.0	45.0
	قانونی چارہ جوئی	42	39.6	42.0	87.0
	سماجی اقدار کی پاسداری	5	4.7	5.0	92.0
	خاموشی اختیار کرنا	8	7.5	8.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

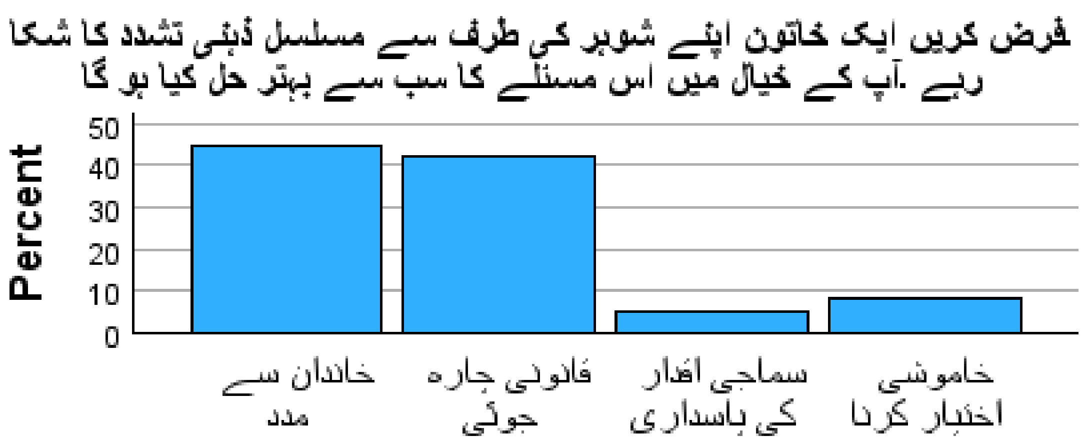

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	اکثر	85	80.2	85.0	85.0
	کبھی کبھار	15	14.2	15.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

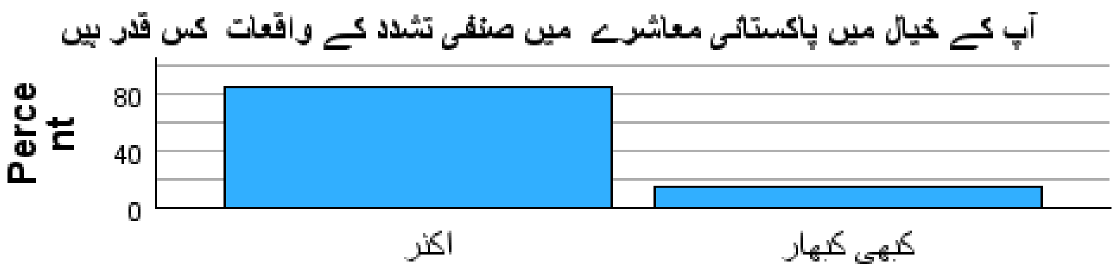

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	ہاں جی	57	53.8	57.0	57.0
	حد کسی تک	35	33.0	35.0	92.0
	نہیں بلکل	8	7.5	8.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

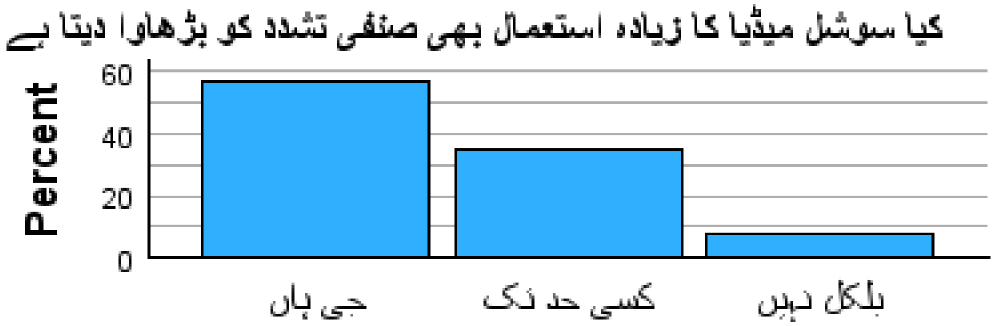

آپ کے خیال میں صنفی بنیاد پر تشدد کے خاتمے کے لیے کون سے اقدامات ضروری ہیں

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	Education	62	58.5	62.0	62.0
	drug control	4	3.8	4.0	66.0
	Awareness	9	8.5	9.0	75.0
	laws rule	22	20.8	22.0	97.0
	parents training	3	2.8	3.0	100.0
	Total	100	94.3	100.0	
Missing	System	6	5.7		
Total		106	100.0		

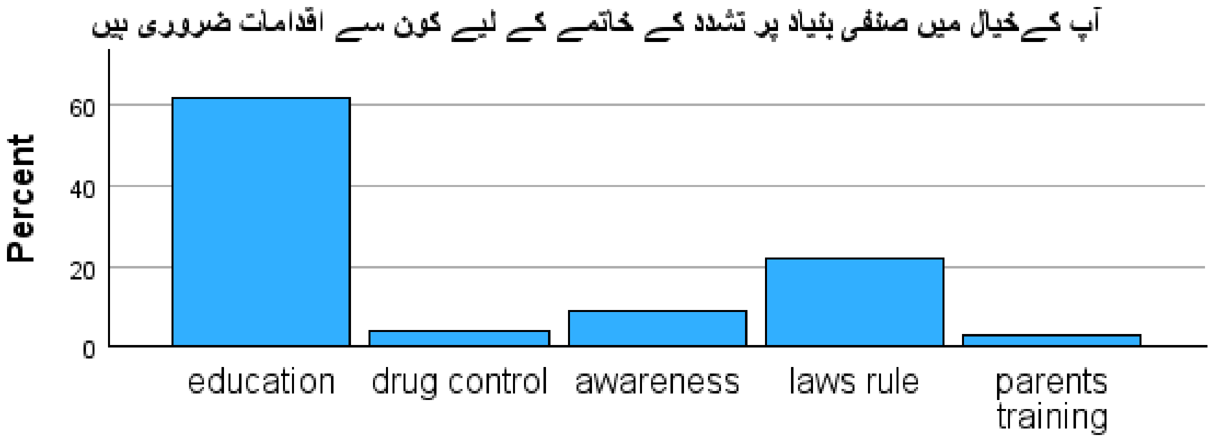

خلاصۂ بحث

اس تحقیق میں ضلع ملتان کے تناظر میں صنفی تشدد کی نوعیت، اس کے محرکات اور اس سے متعلق سماجی و ثقافتی عوامل کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ صنفی تشدد کی جڑیں گہرے پدرشاہی نظام، روایتی صنفی اقدار اور سماجی و معاشی ناہمواریوں میں پیوست ہیں۔ جسمانی، نفسیاتی، معاشی اور جنسی استحصال کی صورتیں عام ہیں، اور اکثر متاثرہ خواتین انصاف کے حصول میں رکاوٹوں کا سامنا کرتی ہیں، جن میں سماجی بدنامی کا خوف، قانونی آگاہی کی کمی، پولیس کے غیر مؤثر اقدامات اور قوانین پر کمزور عملدرآمد شامل ہیں۔ اس تحقیق سے یہ بھی واضح ہوا کہ مقامی سطح پر بیداری پیدا کرنے، قانون نافذ کرنے والے اداروں کی تربیت، قانونی تحفظات کو مضبوط بنانے اور خواتین کو سماجی و معاشی طور پر بااختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ضلع ملتان کے اس سروے سے حاصل شدہ نتائج نہ صرف اس علاقے بلکہ ملک کے دیگر حصوں میں بھی صنفی تشدد کے خاتمے کے لیے عملی حکمت عملی وضع کرنے میں معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔

تجاویز و سفارشات

* خواتین کے لیے قانون پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی مانیٹرنگ سیل قائم کیا جائے۔
* پولیس اور عدلیہ کو صنفی حساسیت کی تربیت دی جائے۔
* خواتین کے لیے ملتان میں مزید پناہ گاہیں اور بحالی مراکز کھولے جائیں۔
* دیہی علاقوں میں روایتی مضر رسومات کے خلاف آگاہی مہم چلائی جائے۔
* اسکولوں اور مدارس کے نصاب میں صنفی مساوات کے مضامین شامل کیے جائیں۔
* میڈیا کو خواتین کے حقوق پر مثبت مواد نشر کرنے کا پابند بنایا جائے۔
* خواتین کے لیے مفت قانونی امداد فراہم کرنے کا نظام بنایا جائے۔
* مقامی حکومتوں کو خواتین کے مسائل حل کرنے میں فعال کردار دیا جائے۔
* خواتین کو کاروبار اور ملازمت میں برابر مواقع فراہم کیے جائیں۔

* صنفی تشدد کے اعداد و شمار کے لیے ضلعی سطح پر ڈیٹا بیس بنایا جائے۔